UG Sem ~~5th~~ 3rd
CC - 6.

# اردو غزل

غزل اردو شاعری کی ایک ہر دل عزیز صنف سخن ہے۔ ہر زمانے میں شعرائے غزل جیسی صنف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ اردو شاعری کا ایک بہت بڑا سرمایہ غزل کی شکل میں محفوظ ہے۔ غزل کے معنی عورتوں سے بات کرنا یا محبوب سے گفتگو کرنا۔ اس طرح عشق و محبت غزل کے خمیر میں داخل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غزل کا ایک بڑا حصہ عشق و محبت کے جذبات و احساسات کے اظہار سے متعلق ہے۔ لیکن زمانے کے ساتھ ساتھ غزل صرف محبت کے موضوع تک محدود نہیں رہ گئی ہے بلکہ یہ سماجی و سیاسی مسائل، فلسفہ، تصوف اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی ترجمانی بھی کرتی ہے۔

ظاہری اعتبار سے غزل کے پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اسکو مطلع کہا جاتا ہے۔ پہلے مطلع کے بعد آنے والے مطلع کو حسن مطلع کہتے ہیں۔ آخری شعر میں شاعر اپنا تخلص ~~استعمال~~ استعمال کرتا ہے جسے مقطع کہا جاتا ہے۔ غزل کا ہر شعر اپنی جگہ مکمل ہوتا ہے۔ بظاہر تو غزل کہنا آسان لگتا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ شاعر فن کی باریکیوں سے آگاہ اور لفظوں کو برتنے کا ہنر جانتا ہو۔ غزل چونکہ عام طور سے عشق و محبت اور دل کے نازک جذبات کی ترجمانی کرتی ہے اسلئے اسکی لفظیات اور لب و لہجہ سادہ و شیریں اور مترنم ہونا چاہئے۔

غزل کے اولین نقوش ہمیں خسرو کے کلام میں ملتے ہیں گرچہ خسرو کی زبان میں فارسی و ہندی زبان کے اثرات نمایاں ہیں پھر بھی ان سے صرف نظر کرنا ممکن نہیں۔ اس کے ثبوت کے طور پر یہ اشعار پیش کئے جاسکتے ہیں:—

گوری سووے سیج پر مکھ پر ڈارے کیس
چل خسرو گھر اپنے رین بھئی سب دیس

زحال مسکیں مکن تغافل دورائے نیناں بنائے بتیاں
کہ تاب ہجراں ندارم اے جاں نہ کاہے لیہو لگائے چھتیاں
شبان ہجراں دراز چوں زلف و روز وصلت چوں عمر کوتہ
سکھی پیا کو جو میں نہ دیکھوں تو کیسے کاٹوں اندھیری رتیاں

خسرو کے علاوہ قطب شاہ، محمد قطب شاہ، عبداللہ قطب شاہ، وجہی، غواصی، نصرتی اور شوقی جیسے شعرا نے غزل کے ~~[illegible]~~ نشو و نما میں نمایاں کردار ادا کیا۔ گرچہ ان شعرا کا تعلق غزل کے تشکیلی دور سے ہے۔ لیکن اس دور کی غزلوں کے بعض اشعار چونکا دینے والے ہیں۔ ان اشعار میں ایک خاص ادبی شان اور زبان میں کافی شستگی و پختگی پائی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

مولوی عبدالحق لکھتے ہیں!-

"چار سو برس پہلے کا کلام اگر آج کے شعرا کے منتخبہ کلام کے سامنے رکھ دیا جائے تو سوائے زبان کے تغیر کے کوئی اور فرق معلوم نہ ہوگا۔ وہی باتیں ہیں وہی مضمون ہیں اور وہی طرز ادا اور وہی بحریں ہیں —"

غزل کو سنوارنے اور نکھارنے میں اور صحیح سمت دینے میں ولی دکنی نے نمایاں کردار ادا کیا۔ نئے انداز پیدا کئے۔ تصوف اور روحانیت کے مسائل اپنی غزلوں میں بڑی کامیابی کے ساتھ پیش کئے۔ ولی کے دور کے دوسرے شعرا میں ناجی، آبرو، یکرنگ، اور آرزو قابل ذکر ہیں —

یہ حسرت رہ گئی کس کس مزے سے زندگی کرتے
اگر ہوتا چمن اپنا، گل اپنا، باغباں اپنا

اس کے بعد میر، درد، سودا جیسے صاحب طرز شاعر پیدا ہوئے۔ جنہوں نے غزل کو نیا رنگ و روپ عطا کیا۔ میر کی شاعری قلبی واردات و احساسات کی شاعری ہے۔ ان کی شاعرانہ فضا میں غم و یاس کی لہر چھائی ہوئی ہے۔ میر کا غم ان کا ذاتی غم نہ ہو کر ایک آفاقی غم نظر آتا ہے۔ سودا اپنے قصائد کی وجہ سے زیادہ مشہور ہیں لیکن ان کی غزلوں کی اہمیت بھی مسلّم ہے۔ انہوں نے دل کی دنیا سے کہیں زیادہ باہر کی دنیا پر زیادہ توجہ دی۔ درد کی غزلوں کا لب و لہجہ صوفیانہ ہے ان کی غزلوں میں پاکیزگی روح اور عشق کی جلوہ گری ہے زبان بہت صاف ہے۔

دہلوی شعرا کی غزلوں میں داخلیت، سوز و گداز اور درد مندی نظر آتی ہے۔ اس کے برعکس لکھنؤ کے شعرا کی غزلوں میں شوخی، شگفتگی اور سرمستی کا احساس ہوتا ہے۔ چونکہ لکھنؤ کا ماحول ذرا ہٹ کر تھا۔ دولت کی فراوانی، اور پرسکون ماحول نے ان کے قلب پر غم کا سایہ نہیں پڑنے دیا۔ ان شعرا میں انشا، جرات، مصحفی، ناسخ، اور آتش صف اول کے شعرا تھے۔

میر اور سودا کے بعد دہلی میں غالب، ذوق اور مومن نے فن غزل کو نکھار بخشا۔ غالب نے اردو غزل کو فکر و فن دونوں اعتبار سے متاثر کیا۔ ذوق گرچہ اپنے قصائد کی وجہ سے مشہور ہیں لیکن ان کی غزلیں بھی اپنے حسن و زبان، سادگی و صفائی، برجستگی اور شیرینی کی وجہ سے کم نہیں۔ مومن نے غزل کو ایک نیا انداز بخشا۔ ان غزلیں رنگینی، نازک خیالی، طنز اور شوخی ادا کی وجہ سے خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ ان شعرا کے علاوہ نصیر دہلوی، ظفر، آزردہ، شیفتہ داغ، امیر مینائی نے اردو غزل کو سادہ زبان، ترنم میں ڈوبا ہوا لہجہ عطا کیا

ترقی پسند شعراء نے غزل کے نئے امکانات تلاش کئے اور اس کی معنویت میں اضافہ کیا اور اس کو ایک نئی جہت سے آشنا کیا۔ ان ترقی پسند شعراء میں فیض احمد فیض، علی سردار جعفری، ساحر لدھیانوی، مجاز، جذبی، غلام ربانی تاباں، مجروح سلطان پوری، خلیل الرحمٰن اعظمی اور ناصر کاظمی قابل ذکر ہیں۔

آج بھی اردو غزل زمانے کی تیز رفتاری کا ساتھ دینے میں پوری طرح کامیاب نظر آتی ہے۔ جدید غزل کو نئی وسعت دینے میں جو شعراء ~~کامیاب~~ کامیاب نظر آتے ہیں ان میں بشیر بدر، ظفر اقبال، احمد فراز، ندا فاضلی سلیم احمد اور ساقی فاروقی وغیرہ کے نام سر فہرست ہیں۔

---